

## پرانا پاکستان

### محمد ظفر اللہ

جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی میں پانچ سال کا تھا، اور ان دنوں ہم قادیان میں تھے۔ مجھے اس زمانے کی اور اپنے پاکستان پہنچنے کی کچھ باتیں یاد ہیں۔ ہم لوگ، میں، میری اماں اور دو بھائی ایک ملٹری کانونے میں قادیان سے پاکستان پہنچے تھے۔ رستہ بھر میری اماں کی کوشش یہ رہی کہ میں باہر نہ دیکھوں۔ اور اب زندگی بھر میری یہ خواہش رہے گی کہ کاش کہ میں نے اماں کی بات مانی ہوتی۔ بعض بعض جگہ سڑک کے دونوں جانب کھائیاں کھود کر پائی گئی تھیں۔ اور اس کچی مٹی میں سے کہیں کہیں کوئی ہاتھ یا پاؤں نکلا ہوا صاف نظر آتا تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جو کہ پاکستان کے لئے قافلے کی صورت میں نکلے تھے اور سکھوں کی بر بریت کا شکار ہو گئے تھے۔

آجکل مجھے اس سفر کا آخری حصہ بہت یاد آتا ہے۔ جب ہم بارڈر پر پہنچے تو زندہ دلان لاہور ہمارے استقبال کو پہنچے ہوئے تھے۔ میں بچہ تھا اور اماں کی تیار کی ہوئی سوکھی چیزیں کھا کھا کر میرا دل اوبھ چکا تھا اس لئے جو میں نے بارڈر پر دیکھا وہ مجھے اچھی طرح یاد ہے، آج بھی۔ زندہ دلان لاہور یہ جانے بغیر کہ ہم کون ہیں کہاں سے آئے ہیں، صرف اس لئے کہ ہم ہندوستان سے پاکستان آئے ہیں ہمارا استقبال کرنے کو موجود تھے۔ ان کے ہاتھوں میں یہ بڑے بڑے سفید نان تھے۔ اور ساتھ میں شاید شوربا تھا۔ اماں، اللہ تعالیٰ انکو زندگی تندرستی دئے رکھے، بتاتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے یہ جان کر بھی کہ ہم احمدی ہیں اور قادیان سے آئے ہیں خدا کا شکر ادا کیا کہ ہم بچ کر آگئے کہ ہمارے تو بہت سے دوسرے مسلمان بھی دشمن تھے۔

آج جو حالات ہیں پاکستان کے وہ کچھ یوں بیان کر سکتا ہوں کہ ہر کوئی اپنی جگہ واہگورو کا سکھ بنا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنے ہر اس بھائی کو اپنی کرپان تلے لے آئے جو کہ کسی بھی وجہ سے اسے نا پسند ہے۔ اور جب میں یہ حالات دیکھتا ہوں تو اس اکہتر سال کی عمر میں میرا جی چاہتا ہے کہ پھسکڑا مار کر بیٹھ جاؤں ایک پانچ سال کے ضدی بچہ کی طرح اور چلانا شروع کر دوں کہ مجھے تو وہی پرانا پاکستان چاہئے جہاں لوگ آپ سے صرف آپ کے پاکستانی ہونے کے ناتے محبت کرتے تھے۔